ہو الکل

یا معین

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

یعنی

غدر ۱۸۵۷ء کی وہ خفیہ خط و کتابت جو بہادر شاہ بادشاہ

اور غدر کرنیوالوں کے درمیان ہوئی اور جس کو قلعہ دہلی سے

انگریزوں نے گرفتار کیا

مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی نے ترجمہ کرایا

اور کارکن حلقۃ المشایخ دہلی نے بماہ جولائی سنہ ۱۹۲۰ عیسوی

لالہ ٹھاکر داس اینڈ سنز پرنٹرز کے

دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

غدر دہلی کے افسانے

حصہ اول باتصویر

مصنفہ مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

جس میں شہنشاہ دہلی اور اُن کی بیگمات اور بچوں کی بپتا کا دردناک قصہ ہے جو اُنکو غدر ۱۸۵۷ء میں پیش آیا۔ قیمت مجلد ۔عمر۔ غیر مجلد عہ ر

غدر دہلی کے افسانے

حصہ دوم۔ انگریزوں کی بپتا

اس میں انگریزوں اور اُن کی بیوی بچوں کی مصیبت کا حال ہے قیمت عہ

غدر دہلی کے افسانے

حصہ سوم۔ محاصرہ دہلی کے خطوط

اِس میں محاصرہ دہلی کے حالات ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ قیمت صرف سہر

غدر دہلی کے افسانے

حصہ ششم غدر دہلی کے اخبار

۱۸۵۷ء کے غدر میں دہلوی اخبار کیا لکھتے تھے۔ اس زمانہ کے دلچسپ اخبارات کے اقتباسات ہیں۔ قیمت ۴ر

کارکن حلقہ المشائخ دہلی سے طلب کیجیے

۷۸۶ ھو الکل یا معین

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

بعد حمد و صلوٰۃ کے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہ خطوط ہیں جو تیموریہ خاندان کے آخری بادشاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کی خدمت میں انگریزی فوج کے باغی لوگوں اور ملک کے ہندو و مسلمان امیروں سرداروں اور افراد رعایا نے بھیجے۔ اور وہ فرمان و جوابات ہیں جو بادشاہ کی جانب سے ان لوگوں کے نام روانہ کئے گئے۔

یہ خطوط بہادر شاہ کے مقدمہ کی مثل میں شامل تھے۔ یعنی جب غدر ۱۸۵۷ء میں باغی افواج نے انگریزی سپاہ سے شکست کھائی۔ اور بہادر شاہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں اپنی خوشی سے آ گئے تو ان پر ایک باضابطہ مقدمہ قائم کیا گیا تھا جس میں کئی مہینہ تک شہادتیں ہوتی رہی تھیں۔ اور سرکاری وکیل نے استغاثہ کی طرف سے مختلف قسم کے ثبوت یہ بات ثابت کرنے کو پیش کئے تھے کہ بہادر شاہ غدر کی سازش میں شریک تھے۔ اور انہی کے اشارہ سے غدر کی ہنگامہ آرائیاں اور انگریزوں کا قتل عام ہوا تھا۔

بہادر شاہ نے اس مقدمہ میں اپنا تحریری بیان دیا تھا اور لکھا تھا کہ سازش اور غدر سے میرا کچھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ فوج نے خود مجھکو اپنا قیدی بنا لیا تھا اور ان کے جبر و تخویف سے میں خطوط و فرمان لکھتا تھا۔ اور بعض خطوط و فرامین وہ خود لکھ کر جبراً میری مہر کر لیتے تھے۔

اس مقدمہ کی مفصل کیفیت انگریزی زبان میں سرکاری اہتمام سے ٹرائیل آف بہادر شاہ کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اور میں نے اس کا اردو ترجمہ تیار کرایا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔ (اس کتاب کی تیاری تک غالباً شائع ہو چکا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ) اسی مقدمہ کی مثل میں یہ خطوط و فرامین بھی تھے مگر میں نے کتاب کے طویل ہو جانے کے اندیشہ سے اسکو تین حصوں

میں تقسیم کر دیا۔

پہلا حصہ بہادر شاہ کے مقدمہ کے نام سے۔ شائع ہو گا۔ دوسرا غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط کے نام سے جو چھپ رہا ہے اور تیسرا "غدر دہلی کے اخبار" کے نام سے چھپ رہا ہے۔

اس کے قبل "غدر دہلی کے افسانے" کے نام سے میری لکھی ہوئی ایک کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ملک میں اسکو بہت پسند کیا گیا ہے جس میں وہ دردناک حالات ہیں جو غدر کے زمانہ میں بادشاہ اور ان کی بیگمات اور ان کے بچوں کو پیش آئے۔ اسکے بعد اسی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا جس میں انگریزوں اور ان کی عورتوں اور ان کے بچوں کی مصیبت کا حال ہے جو غدر میں ان کو پیش آئی۔ پھر تیسرا حصہ شائع ہوا جس میں محاصرہ شہر دہلی کے زمانہ کے وہ خطوط ہیں جو انگریز افسروں نے انگریز سول حکام کو لکھے۔

اسکے بعد اسی سلسلہ حوال غدر میں چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ ہو گا اور پانچواں حصہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط اور چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار۔

آخر کے تین حصے یعنی بہادر شاہ کا مقدمہ اور غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط اور غدر دہلی کے اخبار انگریزی زبان سے بیس دن کے عرصہ میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ چونکہ انگریزی کتاب صرف بیس دن کے لیے عارضی طور سے حاصل ہوئی تھی اسواسطے جناب

حسن عزیز صاحب بھوپالی مترجم

نے رات دن کی شدید محنت کر کے بیس دن میں دو سو سے زیادہ انگریزی صفحات کا جو فلسکیپ سائز کے تھے ترجمہ کر دیا۔

حسن عزیز صاحب بھوپالی کی یہ بالکل ابتدائی مشق تھی اور کچھ جلدی کا باعث بھی ہوا کہ ترجمہ زیادہ سلیس نہ ہو سکا خصوصا اشخاص اور مقامات کے ناموں میں شدت کی غلطیاں نظر آتی ہیں۔ تاہم واقعات کی تفصیل میں کسی قسم کی الجھن نہیں ہے۔

پہلے یہ خطوط اردو یا فارسی میں تھے۔ مقدمہ کی ضرورت سے انگریز وکیل نے

ان کا انگریزی ترجمہ کرایا۔ تاکہ انگریز جج ان کا مطلب سمجھ سکیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ کمیاب تھے۔ جو فارسی یا اردو کا صحیح مفہوم انگریزی میں ادا کرسکیں۔ اسلیئے ممکن ہے کہ مترجم نے کچھ غلطیاں کی ہوں۔ اس کے بعد اب انگریزی سے یہ اردو ترجمہ کرایا گیا۔ جس میں مزید غلطیوں کا ہو جانا کچھ بعید نہیں ہے۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ حسن عزیز صاحب نے بہت احتیاط برتی ہے اور اشخاص و مقامات کے ناموں کی گڑبڑ کے سوا واقعات کے مطالب میں کچھ خامی نہیں ہے۔

ان خطوط پر میں نے جو حاشیئے لکھے ہیں ان کا لطف جب ہی آئے گا کہ بہادر شاہ کا مقدمہ پڑھا جائے۔ کیونکہ سرکاری وکیل نے بادشاہ پر جو الزام قائم کیے تھے انہیں زیادہ تر انہی خطوط کے حوالوں سے دیا تھا۔ میں نے یہ نوٹ اس غرض سے لکھے ہیں تاکہ بہادر شاہ کے جواب اور سرکاری وکیل کے الزام کا فرق ناظرین سمجھ سکیں۔

انکی اشاعت کا مقصد

کتابیں میں نے اس مقصد سے شائع کی ہیں کہ دہلی کی گذشتہ تاریخ اردو زبان میں محفوظ ہو جائے۔

اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو غدر و فتنہ و فساد سے نفرت پیدا ہو اور وہ دیکھیں کہ برٹش سلطنت اس قدر مضبوط ہے کہ افواج مسلح اور بادشاہ کی سرپرستی اور رعایا کے متفقہ عمل سے بھی اسکو شکست نہ ہو سکی

نیز یہ بھی ایک مقصد ہے کہ حکام سلطنت اسباب غدر کو موجودہ وقت میں پیش نظر رکھکر رعایا کے جذبات کی الطافی خدمت کریں

اگر غلطی معلوم ہو

اس کتاب میں یا مذکورہ دونوں کتابوں میں کوئی غلطی نظر آئے یا کسی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو سرکاری لائبریری دہلی میں کتاب ٹرائیل آف بہادر شاہ کو دیکھنا چاہیئے۔ جس کا یہ ترجمہ ہے۔ فقط

حسن نظامی

۶ دسمبر ۱۹۱۹ء

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

جو محمد بہادر شاہ سابق شہنشاہ دہلی کے پاس آئے اور انکی طرف سے غدر ۱۸۵۷ء میں بھیجے گئے

(۱)

حکم شاہی مع مہر کے جو بادشاہ کے خاص نقطوں سے مزین ہے

مورخہ ۱۶ مئی ۱۸۵۷ء

بنام خادم خاص محمد علی بیگ ماتحت کلکٹر مالگذاری آمدنی جنوبی قسمت ضلع ہذا

تمہیں معلوم ہو کہ اس حکم کے پاتے ہی فوراً حاضر ہو اور اپنے ہمراہ وہ آمدنی جو فراہم کی ہو لیتے آؤ۔ علاوہ ازیں تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے علاقے میں بندوبست قائم کرو اور اس حکم کو نہایت ضروری جانو۔

نمبر (۲)

درخواست منجانب مولوی محمد ظہور علی پولس آفسر نجیب گڈھ (دھامپور)

مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ! - باادب عرض ہے کہ فرمان شاہی تمام ٹھاکروں، چودھریوں، تھانیداروں اور پٹواریوں کو جو نجیب گڈھ میں رہتے ہیں سمجھا دیا ہے - اور انتظامات بخوش اسلوبی سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کے ایما کے بموجب سواروں اور پیدلوں کو اکٹھا

کرنا شروع کر دیا ہے اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ ضلع کی اس قسمت کی وصول شدہ آمدنی سے انہیں تنخواہیں دیجائینگی - غلام خداوندیکا اسوقت تک اعتماد نہیں تاوقتیکہ کچھ نئے بھرتی شدہ غازی نہ پہونچ جائیں - نگلی، لگرولی، دجاؤ، کلن، و دیگر قرب و جوار کے مواضع کی بابت غلام عرض کرتا ہے کہ پر آشوب زمانہ کو دیکھ کر یہاں کے باشندوں نے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے - جرائم پیشہ لٹیروں کے متعلق دو درخواستیں مع راضی نامہ ارسال کی جاچکی ہیں اور اب مجھے امید ہے کہ شہزادہ والا تبار کو مع کافی فوج و توپخانہ و غازیان - یہاں کے لیے مقرر کیا جائیگا تاکہ اس حصہ ملک کا جہاں فدوی مقیم ہے بندوبست کر دیا جائے - اسوقت غلام ان قانون شکن باشندوں کو نام بنام بتا دیگا - اور آیندہ کے لیے انتظام قائم رہنے اور انسداد جرائم کے قابل ہو سکے گا - اگر دیر و غفلت کی گئی تو خوف ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو جائینگی - کئی عملے بباعث قلت روپیہ بہت تکلیف میں تھے اور انہیں جانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا لہذا اگر حضور کے یہاں سے کچھ روپیہ عنایت کر دیا جائے تو اسمیں کا ایک حصہ مذکورہ بالا آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا - اور باقی سے سوار و پیادہ قیام حکومت کے لیے مقرر کئے جائینگے آیندہ بادشاہ سلامت مالک و مختار ہیں - یہ عرضی ایک گاڑیبان کے ہاتھ ارسال کی جاتی ہے جس نے حال ہی میں جرائم پیشہ لوگوں سے اذیت پائی ہے - التجا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان اسی شخص کے ہاتھ بھیجا جائے -

دستخط و مہر   فدوی محمد ظہور علی پولس افسر (تھانے دار)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل --- بہت جلد ایک دستہ پیدل مع ان کے افسران کے سنبھل گڈھ بھیجدو -

نمبر ۳

عرضی منجانب کپتان دلدار علی خان

مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ

مؤدبانہ گذارش ہے کہ جو فوجی دستہ غلام کے مکان کی حفاظت کے لیے متعین تھا چار یا پانچ دن ہوئے کہ وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے اور شہری بدمعاش گروہ بندی کر کے اسے (مکان کو) لوٹنے کے در پے ہیں۔ فدوی کے عیال و اطفال اسی مکان میں رہتے ہیں لہٰذا ملتجی ہوں کہ ایک فوجی دستہ اسکی حفاظت کے لیے متعین کر دیا جائے۔

فدوی خانہ زاد۔ کپتان دلدار علی خان

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل — پیادہ رجمنٹ نمبر ۴ سے ایک دستہ سائل کے مکان کی حفاظت کیلئے متعین کیجئے۔

نمبر ۴

عرضی منجانب رجب علی جمعدار میگزین

[illegible]

شاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ گذارش ہے کہ حضور کے نمک خوار خدمتی اپنے اہل و عیال کو مکان پر چھوڑ کر مطابق فرمان حضور والا صبح سے شام تک میگزین میں کام کیا کرتے ہیں اور چونکہ شہر میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے لہٰذا ہم در شاہی پر حاضر ہیں کہ جہاں پناہ ایک دستخطی فرمان افسران پولس کے نام جاری کر دیں کہ وہ اپنے مختلف حلقوں میں ملازمان میگزین کے مکانات کی کافی حفاظت و نگہداشت رکھیں۔ علاوہ ازیں فدویان و دیگر رعایا جو خلاصی لین میں رہتے ہیں جہاں نگمبو تھ پولس تعینات ہے ظلم و تشدد سے عاجز آ کر التجا کرتی ہے کہ موجودہ پولس افسر کسی دوسرے حلقہ میں یا شہر کے باہر تبدیل کر دیا جائے تاکہ سائلان کو امن و چین نصیب ہو۔

عریضہ نیاز رجب علی جمعدار دہلی میگزین

(اس حکم کا تعلق عرضی سے نہیں معلوم ہوتا شاید غلطی سے درج ہو گیا ہے)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل۔

ان تمام آدمیوں کو جو خزانہ لائے تھے میگزین پر مقرر کردو۔ شاہی دستہ کے سپاہیوں کو میگزین سے کوئی شئے بغیر کسی خاص حکم کے لیجانے کی اجازت نہیں۔

نمبر ۵

حکم زیر مہر شہنشاہ

ظل السادات سید عبد الحسن　　مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۵۷ء

جانو کہ جب سے تم رہتک گئے وہاں کے معاملات کی حالت کا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ لہذا تمہیں لکھا جاتا ہے کہ اس فرمان خاص کے پہونچتے ہی فوراً اس ضلع کی مفصل حالت لکھو اور یہ کہ زر نگمین لانے میں ہنوز کامیاب ہوئے یا نہیں۔ اس معاملہ کی کیفیت بغیر دیر کے فوراً ارسال کرو اور نہایت مزیدی فرمان جانو۔

پشت پر نوٹ "نقل کیا گیا"

نمبر ۶

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

بنام مرزا مغل　　۲۷ مئی ۱۸۵۷ء

فرزند ــــــ دلاور شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ حسب ذیل اشیاء جو میگزین میں موجود ہیں مرمت پل جمنا کے لیے درکار ہیں پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے سپرنٹنڈنٹ سے لے کر چنی لال سپرنٹنڈنٹ پل کو دیدو:۔

رسّے طویل جسقدر درکار ہوں - - - - - - - - - - - -

تختے طویل جسقدر درکار ہوں - - - - - - - - - - - -

رسّی جسقدر درکار ہو - - - - - - - - - - - -

کلہاڑیاں آہنی - - - - - - - - - ۲

بسولے آہنی - - - - - - - - - ۲

آرے آہنی ---------- ۲

چھینی آہنی ---------- ۲

کیلے آہنی (فولاد) ---------- ۱۰۰

نمبر ۷

حکم شاہی جسپر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہو

بنام نشان عزت جنگ باز خاں

پولس افسر علاپور

جانو کہ تم غلام، بعہدہ پولس افسر علاپور مقرر کئے گئے ہو پس بہت ہوشیاری اور ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کرتے رہو۔ اور ہر صورت اپنے علاقہ میں ایسے انتظامات قائم کرو کہ لوٹ مار اور قتل و غارت نہ ہونے پائے۔ (بہادر شاہ کو ہر وقت رعایا کا خیال رہتا تھا۔ تحقیقی)

پشت پر نوٹ:- نقل کیا گیا۔

نمبر ۸

حکم زیر مہر شاہی

۲۹ رمئی ۱۸۵۷ء

بنام — غلام، نشان اولوالعزمی محمد علی بیگ

خود کو مورد الطاف سمجھو اور جانو کہ ہمارے حکم شاہی بذریعہ تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ بادشاہ کی خیرخواہی اور حصول آمدنی ضلع کا ایک [illegible] میں اسکنر بہادر کے مکان میں قائم کرو۔ جو مسٹر بہادر مذکور کی عورت سے حال ہی میں خرید لیا گیا ہے۔ ہماری مہربانی کا یقین رکھو۔

نمبر ۹

حکم زیر مہر شاہی

۳۱ رمئی ۱۸۵۷ء

بنام ہیبت رام - زمیندار موضع گوراسرا-

ضروریات کمسریٹ کے لیے جلد انتظام کرو۔ تمہیں مابدولت کے حضور سے کافی انعام دیا جائیگا۔

نمبر ۱۰

حکم جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

۵ر جون ۱۸۵۷ء

بنام سپاہ بندان شاہی و کمپنی برٹش دیسی انفنٹری متعینہ لاہوری دروازہ

معلوم ہوا ہے کہ چند پیپے اسپرٹ کے بینائی کو ضرر پہنچانے والے، اور مذہب اسلام میں ممنوع، لوٹ میں ہاتھ لگے ہیں۔ ان میں سے تین، بڑے میگزین میں بارود بنانے کی غرض سے چھوڑ دیے گئے ہیں اور ایک ڈاکٹر کے لیے ہسپتال بھیجدیا جائے۔ اور بقیہ مفصلہ ذیل لوگوں کو عطا کیے جاتے ہیں پس لازم ہے کہ محررانِ قوم کایستھ کو جو قدیم نمکخوارانِ شاہی ہیں عطا کردہ اسپرٹ اپنے مکان لیجانے دو اور مانع نہ ہو۔ حسب احکام اور شاہی اجازت سے لیجاتے ہیں کوئی شخص پوچھ گچھ کرنے یا باز رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

منشی کمند لال ---------- ایک پیپہ

شیو، سابق محرر دفتر خفیہ شاہی ----- ایک پیپہ

سمن، سابق۔ انسپکٹر فراشخانہ ------ ایک پیپہ

سکھن لال و جوالا پرشاد ------- ایک پیپہ

سنت لال، لکشمی داس افسران محکمہ تنخواہ ------- ایک پیپہ

جوالیا ناتھ ---------- ایک پیپہ

ڈاکٹر ہسپتال ---------- ایک پیپہ

نمبر ۱۱

حکم زیر مہر شاہی

مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ء

بنام نشان اولوالعزمی، اعزاز سلطانی، محمد تقی خان

جانو کہ تم بندۂ خاص پہلے دیوان خاص کے داروغہ کئے گئے تھے اور اب ہم تمہاری ایمانداری علمی جوہر قابلیت اور اولوالعزمی کو دیکھ کر بجائے کرانی برطرف شدہ کے۔ تمہیں صدر امین، شاہجہاں آباد مقرر کرتے ہیں۔ فرائض منصبی نہایت قابلیت سے مانند مولوی صدرالدین بہادر انجام دو۔

نمبر ۱۲

عرضی ضابطہ خان از پولیس اسٹیشن بسنت

مورخہ ۱۶ ؍جون ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ سلامت!

قبل ازیں حضور عالی کے احکام برائے منتقل کرنے چالیس پیدل بمقام پولس اسٹیشن پہاڑ گنج موصول ہوئے تھے لیکن ان کے بجالانے میں دیر ہوگئی کیونکہ اشیاء ضروری موجود نہ تھیں۔ آج حضور کے نمکخوار کو اور ایک حکم سے سرفراز فرمایا گیا ہے جس میں دوبارہ تاکید کی گئی ہے۔ حسب الحکم اعلیحضرت بندہ زادہ کل حاضر خدمت ہوگا اور اپنے ہمراہ چالیس پیادوں کو بھی لیتا آئے گا جنہیں پھر اسٹیشن پہاڑ گنج روانہ کر دیا جائیگا۔ ننھے خان ترک سوار کے روبرو ان لوگوں کو قواعد و پریڈ سکھا دی گئی ہے (اقبال شاہی کے لیے دعائیں)

عریضہ فدوی ضابطہ خان از پولس اسٹیشن بسنت

پشت پر نوٹ —— "۱۶ ؍جون ۱۸۵۷ء کو مضامین دیکھ لئے گئے"

نمبر ۱۳

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا